ما آتاکم الرسول فخذوہ وما نہاکم عنہ فانتہوا

جلد چہارم

امیر المومنین فی الحدیث سید الفقہاء

حضرت الامام ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ وتشریح

حضرت مولانا محمد داؤد راز رحمۃ اللہ علیہ

نظر ثانی

حضرت العلامہ مولانا عبدالسلام بستوی رحمہ اللہ — حضرت العلامہ مولانا ابو محمد عبدالجبار سلفی رحمہ اللہ
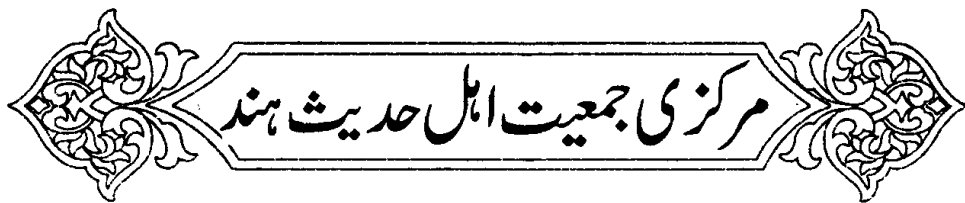
نام کتاب	:	صحیح بخاری شریف
مترجم	:	حضرت مولانا علامہ محمد داؤد راز رحمہ اللہ
ناشر	:	مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند
سن اشاعت	:	۲۰۰۴ء
تعداد اشاعت	:	۱۰۰۰
قیمت	:	

ملنے کے پتے

۱۔ مکتبہ ترجمان ۴۱۱۶، اردو بازار، جامع مسجد، دہلی۔ ۱۱۰۰۰۶

۲۔ مکتبہ سلفیہ، جامعہ سلفیہ بنارس، ریوڑی تالاب، وارانسی

۳۔ مکتبہ نوائے اسلام، ۱۱۶۴ اے، چاہ رہٹ جامع مسجد، دہلی

۴۔ مکتبہ مسلم، جمعیت منزل، بربرشاہ سری نگر، کشمیر

۵۔ حدیث پبلیکیشن، چار مینار مسجد روڈ، بنگلور۔ ۵۶۰۰۵۱

۶۔ مکتبہ نعیمیہ، صدر بازار مئو ناتھ بھنجن، یوپی

يُغْنِي عَنْهُ زَرْعًا وَلاَ ضَرْعًا نَقَصَ مِنْ عَمَلِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيْرَاطٌ)). فَقَالَ السَّائِبُ: أَنْتَ سَمِعْتَ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ؟ قَالَ: إِيْ وَرَبِّ هَذِهِ الْقِبْلَةِ. [راجع: ٢٣٢٣]

کی' تو روزانہ اس کے نیک عمل میں سے ایک قیراط (ثواب) کی کمی ہو جاتی ہے۔ سائب نے پوچھا' کیا تم نے خود یہ حدیث رسول کریم ﷺ سے سنی تھی؟ انہوں نے کہا' ہاں! اس قبلہ کے رب کی قسم (میں نے خود اس حدیث کو رسول کریم ﷺ سے سنا ہے)

٦٠- كتاب احاديث الانبياء

کتاب انبیاء علیہم السلام کے بیان میں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تشریح الحمد للہ! آج جب کہ دوران سفر جنوبی ہند میں محترم الحاج محمد ابراہیم صاحب ترچناپلی کے ہاں مقیم ہوں' کتاب بدء الخلق پوری ہوئی اور کتاب الانبیاء کا آغاز ہوا۔ جس میں مختلف پیغمبروں کے حالات مذکور ہوں گے۔ باب بدء الخلق میں حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کئی ایسی احادیث بھی لائے ہیں جن کا بظاہر تعلق ترجمہ باب سے معلوم نہیں ہوتا۔ کرمانی نے یہ توجیہ کی ہے کہ اس باب میں بدء الخلق کا ذکر تھا تو امام بخاری نے اس میں بعض مخلوقات کا بھی ذکر کر دیا' جیسے کتا' چوہا وغیرہ۔ واللہ اعلم۔

مخلوقات میں آسمان و زمین' انسان' حیوان سب ہی داخل ہیں۔ اسی حقیقت کو واضح کرنے کے لئے آپ مختلف قسم کی احادیث اس باب کے ذیل میں لائے' تاکہ فرامین رسول کریم ﷺ کی روشنی میں ہر قسم کی مخلوقات کے کچھ حالات معلوم ہو سکیں۔ انبیاء علیہم السلام کی تعداد کے متعلق ایک حدیث وارد ہوئی ہے کہ دنیا میں کل ایک لاکھ اور چوبیس ہزار پیغمبر آئے۔ جن میں رسول یعنی صاحب شریعت اور کتابیں تین سو تیرہ ہیں۔ ان سب پیغمبروں کے آخر میں خاتم الرسل ہمارے پیغمبر ﷺ ہیں۔ خود قرآن شریف سے ثابت ہے کہ آپ خاتم النبیین ہیں اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے اثر میں جو یہ وارد ہے کہ سات زمینیں ہیں اور ہر زمین میں ایک پیغمبر ہے تمہارے پیغمبر کی طرح۔ تو اول تو یہ اثر شاذ ہے۔ دوسرے اس آیت کے خلاف نہیں ہے۔ ممکن ہے کہ اور زمینوں کے پیغمبر ہمارے پیغمبر علیہ السلام سے پہلے آ چکے ہوں اور ہمارے پیغمبر علیہ السلام ان کے بھی بعد تشریف لائے ہوں تو وہ سب پیغمبر اپنی اپنی زمینوں کے خاتم الانبیاء ہوئے۔ اور ہمارے پیغمبر علیہ السلام سب پیغمبروں کے خاتم ہوئے۔

ختم نبوت کا عقیدہ امت کا مسلمہ عقیدہ ہے جس پر جملہ مکاتب فکر اسلامی کا اتفاق ہے مگر کچھ عرصہ قبل یہاں ہندوستان میں ایک صاحب پیدا ہوئے اور انہوں نے اس عقیدے کو مسخ کرنے کے لئے مختلف قسم کی تاویلات کا جال پھیلا کر بہت سے لوگوں کو اس بارے میں متزلزل کر دیا۔ پھر یہ صاحب خود بھی مدعی نبوت بن بیٹھے اور کتنے لوگوں کو اپنا مرید بنا لیا' ان سے مراد مرزا غلام احمد صاحب

قادیانی ہیں جو عرصہ قبل وفات پا چکے ہیں۔ مگر ان کے جانشین پوری امت اسلامی سے کٹ کر اپنا ایک علیحدہ دین بنائے ہوئے ہیں۔

جو مسلمان خدا و رسول پر پختہ ایمان رکھتے ہیں ان کو ہرگز ایسے لوگوں کے جال میں نہ آنا چاہیے' ختم نبوت کے خلاف عقیدہ بنا کر نبوت کا دعویٰ کر کے حضرت سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ کے تخت نبوت پر قبضہ کرنا ہے۔ جس کا پوری شدت سے مقابلہ کرنا ہر اس مسلمان کا فرض ہے جو اللہ کو معبود برحق اور رسول کریم ﷺ کے رسول برحق اور خاتم النبیین ہونے کا عقیدہ رکھتا ہے۔ تفصیلات کے لیے مصنفات حضرت فاتح قادیان مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب امرتسری رحمہ اللہ کا مطالعہ ضروری ہے۔ جو خاص اسی مشن پر حضرت مولانا مرحوم نے تحریر فرمائی ہیں اور بھی بہت سے علماء نے اس موضوع پر بہت سی فاضلانہ کتابیں لکھی ہیں۔ جزاہم اللہ خیر الجزاء۔

لفظ انبیاء نبی کی جمع ہے جو نبوت سے ہے۔ جس کے معنی خبر دینے کے ہیں۔ کچھ خاصان الٰہی براہ راست اللہ پاک سے خبر پا کر دنیا کو خبریں دیتے ہیں۔ یہی نبی ہیں۔ والنبوه نعمه يمن بها الله على من شاء ولا يبلغها احد بعلمه ولا كشفه ولا يستحقها باستعداد ولايته و وقع في ذكر عدد الانبياء حديث ابى ذر مرفوعا انهم مائة الف واربعة و عشرون الفاالرسل منهم ثلاث مائة و ثلاث عشر۔ صححه ابن حبان (فتح الباری) یعنی اللہ پاک محض اپنے فضل و کرم سے جسے چاہتا ہے عطا کرتا ہے نبوت کسی کو اس کے علم یا کشف یا استعداد ولایت کی بنا پر نہیں حاصل ہوتی۔ یہ محض اللہ کی طرف سے ایک وہبی نعمت ہے۔ انبیاء کی تعداد کے بارے میں مرفوعاً حدیث ابوذر میں آیا ہے کہ ان کی تعداد ایک لاکھ اور چوبیس ہزار ہے جن میں تین سو تیرہ رسول ہیں اور باقی سب نبی ہیں۔ رسالت کا مقام نبوت سے اور بھی بلند و بالا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

١- بَابُ خَلْقِ آدَمَ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ وَذُرِّيَّتِهِ

﴿صَلْصَالٌ﴾: طِينٌ خُلِطَ بِرَمْلٍ، فَصَلْصَلَ كَمَا يُصَلْصِلُ الْفَخَّارُ، وَيُقَالُ مُنْتِنٌ يُرِيدُونَ بِهِ صَلَّ، كَمَا يُقَالُ صَرَّ الْبَابُ وَصَرْصَرَ عِنْدَ الإِغْلاَقِ، مِثْلُ كَبْكَبْتُهُ يَعْنِي كَبَبْتُهُ. ﴿فَمَرَّتْ بِهِ﴾ بِهَا اسْتَمَرَّ الْحَمْلُ فَأَتَمَّتْهُ. ﴿أَنْ لاَ تَسْجُدَ﴾: أَنْ تَسْجُدَ.

باب حضرت آدم علیہ السلام اور ان کی اولاد کی پیدائش کے بیان میں

(سورۂ رحمٰن میں لفظ) صلصال کے معنے ایسے گارے کے ہیں جس میں ریتی ملی ہو اور وہ اس طرح سے بجنے لگے جیسے پکی ہوئی مٹی بجتی ہے۔ بعض نے کہا صلصال کے معنی منتن یعنی بدبودار کے ہیں۔ اصل میں یہ لفظ صل سے نکلا ہے۔ فاکلمہ مکرر کر دیا یا جیسے صَرْصَرَ صَرَّ سے۔ عرب لوگ کہتے ہیں صرالباب یا صرصرالباب جب بند کرنے سے دروازے میں سے آواز نکلے جیسے کبکبۃ کب سے نکلا ہے۔ سورۂ اعراف میں لفظ فمرت بہ کا معنی چلتی پھرتی رہی' حمل کی مدت پوری کی' (سورۂ اعراف میں) لفظ ان لا تسجد کا معنی ان تسجد کے ہیں۔ یعنی تجھ کو سجدہ کرنے سے کس بات نے روکا۔ لا کا لفظ یہاں زائد ہے۔

باب وَقَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿وَإِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلاَئِكَةِ إِنِّي جَاعِلٌ فِي

باب اللہ تعالیٰ کا سورۂ بقرہ میں یہ فرمانا' اے رسول! وہ وقت یاد کر جب تیرے رب نے فرشتوں سے کہا میں زمین میں

إِلَى يوم الْقِيَامَةِ، الْحِيْنَ عِنْدَ الْعَرَبِ : مِنْ سَاعَةٍ إِلَى مَا لاَ يُحْصَى عَدَدُهُ. ﴿قَبِيْلَهُ﴾: جِيلُهُ الَّذِي هُوَ مِنْهُمْ.

ربه کلمات ﴾ وہ کلمے یہ ہیں۔ ﴿ ربنا ظلمنا انفسنا ﴾ اسی سورۃ میں فازلھما کا معنی یعنی ان کو ڈگا دیا پھسلا دیا۔ (اسی سورۃ میں ہے) لم یتسنہ یعنی بگڑا تک نہیں۔ اسی سے (سورۂ محمد میں) لفظ اٰسن ہے یعنی بگڑا ہوا (بدبودار پانی) اسی سے سورۂ حجر میں لفظ مسنون ہے۔ یعنی بدلی ہوئی بدبودار (اسی سورۃ میں) حما کا لفظ ہے جو حماۃ کی جمع ہے یعنی بدبودار کیچڑ (سورۂ اعراف میں) لفظ یخصفان کے معنی یعنی دونوں آدم اور حوا نے بہشت کے پتوں کو جوڑنا شروع کر دیا۔ ایک پر ایک رکھ کر اپنا ستر چھپانے لگے۔ لفظ سواٰتھما سے مراد شرم گاہ ہیں۔ لفظ متاع الی حین میں حین سے قیامت مراد ہے' عرب لوگ ایک گھڑی سے لے کر بے انتہا مدت تک کو حین کہتے ہیں۔ قبیلہ سے مراد شیطان کا گروہ جس میں وہ خود ہے۔

حضرت مجتہد مطلق امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی عادت کے مطابق قرآن شریف کی مختلف سورتوں کے مختلف الفاظ کے معانی یہاں واضح فرمائے ہیں۔ ان الفاظ کا ذکر ایسے ایسے مقامات پر آیا ہے جہاں کسی نہ کسی طرح سے اس کتاب الانبیاء سے متعلق کسی نہ کسی طرح سے کچھ مضامین بیان ہوئے ہیں۔ یہاں ان اکثر سورتوں کو بریکٹ میں ہم نے بتلا دیا ہے' وہاں وہ الفاظ تلاش کر کے آیات سیاق و سباق سے پورے مطالب کو معلوم کیا جا سکتا ہے۔ ان جملہ آیات اور ان کے مذکورہ بالا الفاظ کی پوری تفصیل طوالت کے خوف سے یہاں ترک کر دی گئی ہے۔

اللہ پاک خیریت کے ساتھ اس پارے کو بھی پورا کرائے کہ وہ ہی مالک و مختار ہے۔ الرقوم بتاریخ ۱۵ شوال ۱۳۹۱ھ ترچناپلی برمکان حاجی محمد ابراہیم صاحب ادام اللہ اقبالھم آمین۔

٣٣٢٦- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((خَلَقَ اللهُ آدَمَ وَطُولُهُ سِتُّونَ ذِرَاعًا، ثُمَّ قَالَ: اذْهَبْ فَسَلِّمْ عَلَى أُولَئِكَ مِنَ الْمَلاَئِكَةِ فَاسْتَمِعْ مَا يُحَيُّونَكَ، تَحِيَّتُكَ وَتَحِيَّةُ ذُرِّيَّتِكَ. فَقَالَ: السَّلاَمُ عَلَيْكُمْ فَقَالُوا: السَّلاَمُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللهِ. فَزَادُوهُ: وَرَحْمَةُ اللهِ فَكُلُّ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلَى صُورَةِ آدَمَ، فَلَمْ يَزَلِ

(۳۳۲۶) ہم سے عبداللہ بن محمد نے بیان کیا' انہوں نے کہا ہم سے عبدالرزاق نے بیان کیا' ان سے معمر نے' ان سے ہمام نے اور ان سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ پاک نے آدم علیہ السلام کو پیدا کیا تو ان کو ساٹھ ہاتھ لمبا بنایا۔ پھر فرمایا کہ جا اور ان ملائکہ کو سلام کر' دیکھنا کن لفظوں میں وہ تمہارے سلام کا جواب دیتے ہیں کیونکہ وہی تمہارا اور تمہاری اولاد کا طریقہ سلام ہو گا۔ آدم علیہ السلام (گئے اور) کہا' السلام علیکم فرشتوں نے جواب دیا' السلام علیک ورحمۃ اللہ۔ انہوں نے ورحمۃ اللہ کا جملہ بڑھا دیا' پس جو کوئی بھی جنت میں داخل ہو گا وہ آدم علیہ السلام کی شکل اور قامت پر داخل ہو گا' آدم علیہ السلام کے بعد انسانوں میں اب تک قد

الْخَلْقُ يَنقُصُ حَتَّى الآنَ)).

[طرفه في : ٦٢٢٧].

چھوٹے ہوتے رہے۔

تشریح چھوٹے ہوتے ہوتے اس حد کو پہنچے جس حد پر یہ امت ہے۔ ابن قتیبہ نے کہا کہ آدم بے ریش و بروت تھے' گھونگر والے بال اور نہایت خوبصورت تھے۔ قسطلانی نے کہا بہشتی سب ان ہی کی صورت اور حسن و جمال کے ساتھ جنت میں داخل ہوں گے اور دنیا میں جو رنگ کی سیاہی یا بد صورتی ہے وہ جاتی رہے گی۔ یا اللہ راقم کو بھی بایں صورت جنت کا داخلہ نصیب کیجیو اور ان سب بھائیوں مردوں عورتوں کو بھی جو بخاری شریف کا یہ مقام مطالعہ فرماتے وقت باآواز بلند آمین کہیں۔

٣٣٢٧- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((إِنَّ أَوَّلَ زُمْرَةٍ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ عَلَى صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُونَهُمْ عَلَى أَشَدِّ كَوكَبٍ دُرِّيٍّ فِي السَّمَاءِ إِضَاءَةً، لاَ يَبُولُونَ وَلاَ يَتَغَوَّطُونَ وَلاَ يَتْفِلُونَ وَلاَ يَمْتَخِطُونَ، أَمْشَاطُهُمُ الذَّهَبُ وَرَشْحُهُمُ الْمِسْكُ وَمَجَامِرُهُمُ الأَلُوَّةُ، الأَلَنْجُوجُ عُودُ الطِّيْبِ، وَأَزْوَاجُهُمُ الْحُورُ الْعِيْنُ عَلَى خَلْقِ رَجُلٍ وَاحِدٍ عَلَى صُورَةِ أَبِيْهِمْ آدَمَ سِتُّونَ ذِرَاعًا فِي السَّمَاءِ)). [راجع: ٣٢٤٥]

(٣٣٢٧) ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا' کہا ہم سے جریر نے بیان کیا' ان سے عمارہ نے ان سے ابو زرعہ نے اور ان سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' سب سے پہلا گروہ جو جنت میں داخل ہو گا ان کی صورتیں ایسی روشن ہوں گی جیسے چودھویں کا چاند روشن ہوتا ہے' پھر جو لوگ اس کے بعد داخل ہوں گے وہ آسمان کے سب سے زیادہ روشن ستارے کی طرح چمکتے ہوں گے۔ نہ تو ان لوگوں کو پیشاب کی ضرورت ہو گی نہ ٹٹی کی' نہ وہ تھوکیں گے نہ ناک سے آلائش نکالیں گے۔ ان کے کنگھے سونے کے ہوں گے اور ان کا پسینہ مشک کی طرح ہو گا۔ ان کی انگیٹھیوں میں خوشبودار عود جلتا ہو گا' یہ نہایت پاکیزہ خوشبو دار عود ہو گا۔ ان کی بیویاں بڑی آنکھوں والی حوریں ہوں گی۔ سب کی صورتیں ایک ہوں گی یعنی اپنے والد آدم علیہ السلام کے قد و قامت پر ساٹھ ساٹھ ہاتھ اونچے ہوں گے۔

ترجمہ باب یہیں سے نکلتا ہے۔ یہ حدیث اوپر بھی گزر چکی ہے۔

٣٣٢٨- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ: أَنَّ أُمَّ سُلَيْمٍ قَالَتْ : يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ اللهَ لاَ يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ، فَهَلْ عَلَى الْمَرْأَةِ الْغُسْلُ إِذَا احْتَلَمَتْ؟ قَالَ: ((نَعَمْ، إِذَا رَأَتِ الْمَاءَ)). فَضَحِكَتْ أُمُّ سَلَمَةَ فَقَالَتْ:

(٣٣٢٨) ہم سے مسدد نے بیان کیا' کہا ہم سے یحییٰ قطان نے بیان کیا' ان سے ہشام بن عروہ نے' ان سے ان کے باپ نے' ان سے زینب بنت ابی سلمہ نے' ان سے (ام المؤمنین) ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے عرض کیا' یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ حق بات سے نہیں شرماتا' تو کیا اگر عورت کو احتلام ہو تو اس پر بھی غسل ہو گا؟ آپ نے فرمایا کہ ہاں بشرطیکہ وہ تری دیکھ لے' ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو اس بات پر ہنسی آ گئی اور فرمانے لگیں' کیا عورت کو بھی احتلام ہوتا ہے؟